© rasailojaraid.com

خواجہ محمّد خاں اسد: احوال و آثار

مُرتّب: راشد علی زئی

سنہ اشاعت: ۱۹۹۴ء

ناشر: اسد اکیڈمی حضرو، اٹک

مُبصّر: سیّد جاوید اِقبال

اس کتاب میں خواجہ محمّد خاں اسد (۵ دسمبر [illegible] ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۰ء مکّہ) سے متعلّق تعزیتی و تأثراتی مضامین، منظوم تحسین، انتخابِ کلام، نثری مضامین سے انتخاب اور مشاہیر کے خطوط (بنام خواجہ محمّد خاں اسد) شامل ہیں۔

خواجہ محمّد خاں اسد ضلع اٹک کے علاقے چھچھ کے مرکزی شہر حضرو کے رہنے والے تھے۔ انھیں علم اور اربابِ علم سے عشق تھا۔ وہ نہایت دین دار مسلمان اور تحریکِ پاکستان کے پُر خلوص غازی تھے۔ انھوں نے علم کی جستجو میں ہندوستان اور پاکستان کے متعدّد شہروں کا سفر بھی اختیار کیا اور بہت سے علماء و فضلاء سے فیض حاصل کیا۔ ان میں سیّد سلیمان ندوی، مولانا غلام رسول مہر اور مولانا ظفر علی خاں نمایاں ہیں۔

خواجہ محمد خاں اسد نے سیّد سلیمان ندوی کی خواہش پر حضرو میں کتب خانے کی بنیاد رکھی تھی۔ بعد ازاں مولانا غلام رسول مہر نے اس کا نام "میرا کتب خانہ" تجویز کیا۔ خواجہ محمّد خاں اسد کو نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی، اس کے علاوہ تاریخ سے انھیں خصوصی شغف تھا۔ "اورنگ زیب عالم گیر" اور "علی زئیانِ چھچھ" سے متعلّق ان کے قابلِ ذکر مضامین رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ شاعری میں وہ اسد تخلص کرتے تھے جو مولانا ظفر علی خاں کا تجویز کردہ تھا۔ ان کا تخلیقی یا تحقیقی کام بہت زیادہ نہیں ہے جس کی بناء پر وہ ادب میں حوالہ بن سکیں لیکن کتاب دوستی کی بنیاد پر وہ تاریخ کا حصّہ ضرور ہوں گے۔ اس کتاب دوستی نے خواجہ محمد خاں اسد کو اتنا معتبر کیا کہ برّصغیر کے نامور مُحقّقین سے ان کے دیرینہ تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ کتابیں جمع کرنے اور مطالعے کا شوق انھیں جنون کی حد تک تھا۔ ان کی ذہنی تربیت میں سیّد سلیمان ندوی، مولانا غلام رسول مہر اور مولانا ظفر علی خاں کا بڑا حصّہ ہے۔ انھوں نے ڈیڑھ سال کا عرصہ دار المصنفین اعظم گڑھ میں بھی گزارا اور وہاں کا رنگ ایسا چڑھا کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ گہرا ہوتا گیا۔

© rasailojaraid.com